فضائل ماہ رمضان

فضائل ماہ رمضان

اللہ سبحانہ وتعالی نے عبادات میں روزوں کوبہت سے فضائل وخصوصیات سے نوازا ہے، جن میں سے چند ایک ذکر کیے جاتے ہیں :

1– روزہ اللہ تعالی کے لیے ہے اوراس کا اجروثواب بھی وہی دے گا، بخاري شریف میں ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث مروي ہے کہ :

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے ایک نیکی دس نیکیوں سے لیکر سات سوگنا تک ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے : سوائے روزے کے اس لیے کہ روزہ میرے لیے ہے اوراس کا اجروثواب بھی میں ہی دونگا، اس نے اپنی شھوت اور کھانا پینا صرف میري وجہ سے ترک کیا) صحیح بخاري حدیث نمبر (1894) صحیح مسلم حدیث نمبر (1151)

حافظ ابن رجب رحمہ اللہ تعالی اس روایت پر تعلیقا کہتے ہیں :

سارے اعمال دس گنا سے سات سوگنا تک بڑھائے جاتے ہیں لیکن روزہ اس تعداد میں منحصر نہیں اس لیے کہ روزہ صبر میں شامل ہوتا ہے اوراللہ تعالی کا فرمان ہے : {اللہ تعالی صبر کرنے والوں کو بغیر حساب اجروثواب سے نوازے گا} الزمر (10) دیکھیں : لطائف المعارف (283–284) .

پھر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

آپ کے علم میں ہونا چاہئے کہ اجروثواب کی زیادتی کے کچھ اسباب ہیں جن میں عمل کیے جانے والی جگہ جہاں وہ عمل کیا جارہا ہے کا شرف ومرتبہ ہے مثلا حرم ..... اورایک سبب زمانے اوروقت کا شرف ومرتبہ بھی ہے جیسا کہ ماہ رمضان المبارک ، اور عشرہ ذوالحجہ ..... لھذا جب باقی اعمال کے مقابلہ میں روزہ فی نفسہ اجروثواب میں زیادہ ہے توماہ رمضان المبارک کے روزے ماہ رمضان کے شرف ومرتبہ کی بنا پر باقی سب روزوں کے اجروثواب سے زیادہ ثواب کے حامل ہیں، اوراس لیے کہ اللہ تعالی نے اپنے بندوں پر اس ماہ مبارک کے روزے فرض کیے ہیں اورپھر دین اسلام کے بنیادي ارکان میں سے ایک رکن بھی ہیں. اھ دیکھیں لطائف المعارف (284–286) اختصار کے ساتھ.

اورایک روایت میں ہے کہ :

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (ہر عمل کا کفارہ ہے اور روزہ میرے لیے ہے اوراس کا اجروثواب بھی میں ہی دونگا) صحیح بخاري حدیث نمبر (7538) .

ابن رجب رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اس (روایت) کی بنا پر استثناء اعمال کے کفارہ پر دلالت کرتا ہے، اوراس کے معنی میں سب سے بہتر سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ تعالی کا قول یہ ہے کہ : یہ حدیث سب سے محکم اور بہتر ہے، روزقیامت اللہ تعالی اپنے بندوں کا حساب وکتاب کرے گا اوراس کے سب اعمال کے نقصان کو ادا کردیا جائے گا اورصرف روزے باقی رہیں گے تواللہ تعالی اس کے ذمہ جو بھی مظالم اورنقصان ہونگے وہ اپنے ذمہ لے کر اسے جنت میں داخل کردے گا.

اسے امام بیھقی رحمہ اللہ تعالی نے شعب الایمان میں نقل کیا ہے....

لھذا روزے کے متعلق یہ کہنا ممکن ہے کہ : اس کا اجروثواب قصاص وغیرہ میں ختم نہیں ہوتا بلکہ روزے دار کو اس کا اجروثواب پورا ملے گا حتی کہ وہ جنت میں داخل ہوگا تو اسے اس میں پورا اجروثواب ملے گا. اھ دیکھیں : لطائف المعارف (286).

اوران کا یہ بھی کہنا ہے کہ :

اللہ عزوجل کا یہ قول : " بلاشبہ یہ میرے لیے ہے "اس کے معنی میں سب سے بہتر اوراچھا قول یہ ہے کہ اس کی دو وجھیں ہیں :

پہلی : یہ کہ روزہ نفسانی خواہشات جن کی طرف نفس کا میلان ہوتا ہے انہیں اللہ تعالی کے لیے ترک کرنے کا نام ہے ، اور یہ چیز روزے کے علاوہ کسی اور عبادت میں نہیں پائی جاتی .

دوسری وجہ : روزہ اللہ تعالی اور بندے کے مابین ایسا راز ہے جس پر کوئی اور مطلع نہیں ہوسکتا ، اس لیے کہ روزہ باطنی نیت سے مرکب ہے جس پر اللہ تعالی کے علاوہ کوئی اور مطلع نہیں ہوسکتا ، اوران شھوات کے ترک کرنے کا نام ہے جو عادتا خفیہ طریقے سے کی جاتی ہیں . اھ دیکھیں : لطائف المعارف (289–290) اختصار کے ساتھ .

2– روزے دار کو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں : جیسا کہ بخاری اور مسلم شریف کی مندرجہ ذیل حدیث میں بیان ہوا ہے :

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(روزے دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں جن سے وہ خوشی حاصل کرتا ہے ، جب روزہ افطار کرتا ہے تو افطاری کی وجہ سے اور جب وہ اپنے رب سے ملے گا تو اپنے روزے کی وجہ سے خوش ہوگا) .

ابن رجب رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ :

رہی روزے دار کی روزہ افطار کرتے وقت حاصل کردہ خوشی تو نفوس پیدائشی طور پر ہی کھانے پینے اور نکاح وغیرہ جو اس کے موافق ہیں کی طرف میلان رکھتے ہیں لھذا جب اسے کچھ وقت کے لیے ان سے روک دیا جائے اور کسی دوسرے وقت جو کچھ اس کے لیے مباح نہیں تھا اسے جائز کردیا جائے اور خاص کر اس کی بہت زیادہ ضرورت اور حاجت کی شدت کے وقت تو طبعی طور پر نفس اس سے خوشی حاصل کرتا ہے ، تو اگر یہ اللہ تعالی کو محبوب ہے تو شرعا بھی محبوب ہوا ، اور افطاری کے وقت روزے دار بھی ایسے ہی ہے ، اور جس طرح اللہ تعالی نے روزے دار پر دن کے وقت ان شھوات والی اشیاء کا استعمال حرام کیا ہے ، اور اسے ان اشیاء کی روزں کی رات میں اجازت دی ہے ، بلکہ رات کے شروع اور آخر میں تو کھانا پینا زیادہ محبوب ہے . . . . روزے دار اللہ تعالی کا تقرب حاصل کرنے اور اس کی اطاعت کے لیے دن کے وقت شھوت اور کھانے پینے کی اشیاء ترک کرتا ہے تو رات کے وقت اللہ تعالی کا تقرب اور اس کی اطاعت میں انہیں استعمال کرنے میں جلدی کرتا ہے .

اس نے ان اشیاء کو ترک کیا تو اپنے رب کے حکم سے اور انہیں دوبارہ استعمال کیا تو پھر بھی اپنے رب کے حکم سے ہی ، دونوں حالتوں میں ہی وہ اپنے رب کا مطیع وفرمانبردار ہے . . . اور اگر وہ کھانے پینے میں قیام کرنے اور روزہ رکھنے کے لیے بدنی طاقت حاصل کرنے کی نیت کی تو اسے اس کا ثواب حاصل ہوگا ، جس طرح اگر اس نے دن یا رات کے وقت نیند کرنے میں اعمال کرنے کی طاقت حاصل کرنے کی نیت کی ہو تو اس کی نیند بھی عبادت بنے گی . . .

جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے جو کوئی اسے سمجھ جائے وہ اسی پر نہیں رہے گا کہ روزے دار کو روزہ افطار کرتے وقت خوشی حاصل ہوتی ہے بلکہ اگر وہ اس طرح افطاری کرتا ہے جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہ اللہ تعالی کے فضل ورحمت سے اللہ تعالی کے اس فرمان میں داخل ہوگا :

{کہہ دیجئے کہ اللہ تعالی کے فضل اور اس کی رحمت سے انہیں خوش ہونا چاہیے یہ اس سے بہتر ہے جو وہ جمع کررہے ہیں} یونس (58)

لیکن شرط یہ ہے کہ اس کی افطاري حلال چیز پر ہو، اور اگر وہ کسی حرام چیز پر افطاري کرے تو وہ ان میں سے ہوگا جو اللہ تعالی کی حلال کردہ اشیاء سے تو روزہ رکھتے ہیں اور اللہ تعالی کی حرام کرادہ اشیاء کے ساتھ روزہ افطار کرتے ہیں، تو ایسے شخص کی دعاء قبول نہیں ہوتی جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسے شخص کے بارہ میں فرمان بھی ہے جو دور دراز کا سفر طے کرتا اور دعا کے لیے آسمان کی طرف ہاتھ بلند کرکے یارب یارب کہتا ہے لیکن اس کا کھانا پینا حرام کا اس کا لباس حرام کا اور اس کی غذا ہی حرام کی تو اس کی دعاء کیسے قبول ہو.

صحیح مسلم حدیث نمبر (1015) اس کے راوي ابو ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ ہیں.

اور روزے دار کی رب سے ملاقات کے وقت خوشی اور فرحت اس لیے ہوگی کہ جو اسے روزہ کا اجر و ثواب اللہ تعالی کی جانب سے ملے گا تو وہ اس کا بہت زیادہ ضرورت مند بھی ہوگا جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{اور تم جو نیکی بھی اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ تعالی کے ہاں بہتر سے بہتر اور ثواب میں زیادہ پاؤ گے} المزمل (20)

اور ایک مقام پر فرمایا :

{اس دن ہر نفس نے جو عمل بھی کیا ہوگا وہ موجود پائے گا} آل عمران (30)

اور ایک مقام پر کچھ اس طرح فرمایا :

{جو کوئی بھی ذرہ برابر بھی نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا} الزلزال (7) اھ دیکھیں : لطائف المعارف (293–295).

3– روزے دار کے منہ کی بو اور سرانڈ اللہ تعالی کے ہاں کستوري کی خوشبو سے بھی زیادہ اچھی ہے، جیسا کہ صحیح بخاري اور صحیح مسلم کی مندرجہ ذیل حدیث سے واضح ہوتا ہے :

ابو ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے قیامت کے دن اللہ تعالی کو روزے دار کے منہ کی بو کستوري کی خوشبو سے بھی زیادہ پیاري اور اچھی ہے) صحیح بخاري (1894) صحیح مسلم (1151).

حافظ ابن رجب رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : خلوف فم الصائم : خلوف اس بو کو کہتے ہیں جو روزے کی وجہ سے معدہ خالی ہونے کی بنا پر معدہ سے سرانڈا ٹھے، یہ دنیا میں تو انسانوں کو اچھی نہیں لگتی لیکن اللہ تعالی کو بہت اچھی ہے کیونکہ یہ اس کی اطاعت اور اس کی رضامندي کے حصول کے لیے کی گئی اطاعت و فرمانبرداري کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے. . . . روزے دار کے منہ کی بو یعنی خلوف اللہ تعالی کو پسند ہے کے دو معنی ہیں :

ایک معنی تو یہ ہے کہ :

جب دنیا میں روزہ اللہ تعالی اور اس کے بندے کے مابین ایک سر اور راز تھا، تو اللہ تعالی نے آخرت میں اسے مخلوق کے سامنے علانیہ طور پر ظاہر کردیا تاکہ اس کے ساتھ روزے دار مشہور ہوجائیں، اور دنیا میں اپنے روزے کے انخفاء کی بنا پر آخرت میں لوگوں کے مابین اپنے روزے کا اجر و ثواب جان لیں . . .

دوسرا معنی :

جس کسی نے بھی دنیا میں اللہ تعالی کی عبادت اوراطاعت کی اور اللہ تعالی کی رضا وخوشنودي کے حصول کے لیے کوئی عمل کیااور اس عمل کی بنا پر دنیا میں کچھ ایسے آثار اور علامات پیدا ہوں جو نفسوں کو اچھی نہ لگیں تو اللہ تعالی کے ہاں یہ آثار ناپسدیدہ نہیں بلکہ اللہ تعالی کو بہت ہی زیادہ پسندیدہ اور اچھے ہیں ، اس لیے کہ یہ اللہ تعالی کی اطاعت واتباع اور پیروي اور اس کی خوشنودي کے حصول کے لیے کے گئے عمل کی بنا پر پیدا ہوئے ہیں ، لھذا اعمال کرنے والوں ان کے دلوں کو خوش کرنے کے لیے اس کی انہیں دنیا میں ہی خبر دي گئی ہے تا کہ وہ دنیا میں اس چیز سے کراہت نہ کریں. دیکھیں : لطائف المعارف (300-302) مختصرا.

4– اللہ تعالی نے روزے داروں کے لیے جنت میں ایسا دروازہ تیار کیا ہے.جس سے صرف روزے دار ہی داخل ہونگے ان کے علاوہ کوئی بھی اس میں سے داخل نہیں ہوگا جیسا کہ مندرجہ ذیل.بخاري اور مسلم کی حدیث میں.بیان ہوا ہے :

سھل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ.بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جنت میں ریان نامی دروازہ ہے روزقیامت.جس میں سے صرف روزے دار ہی داخل ہونگے کوئی اور اس میں سے داخل نہیں ہوگا ، پوچھا جائے گا روزے دار کہاں ہیں ؟ ، روزے دار اس میں سے داخل ہونگے ، جب آخري روزے دار داخل ہوجائے گا تو یہ دروازہ بند کردیا جائے گا اور اس میں سے کوئی بھی داخل نہیں ہوگا) صحیح.بخاري (1896) صحیح مسلم حدیث نمبر (1152).

5– جس کسی نے بھی اللہ تعالی کے راستے میں ایک روزہ رکھا اللہ تعالی اس کے چہرہ کو ستر برس آگ سے دور کردیتا ہے ، جیسا کہ مندرجہ ذیل.بخاري اور مسلم شریف کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے :

ابوسعید خدري رضی اللہ تعالی عنہ.بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(کوئی بندہ بھی اللہ تعالی کے راستے میں ایک دن کا روزہ نہیں رکھتا مگر اللہ تعالی اس دن کے بدلے میں اس کے چہرے کو ستر برس آگ سے دور کردیتا ہے) صحیح.بخاري حدیث نمبر (2840) صحیح مسلم حدیث نمبر (1153).

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

سبیل اللہ سے اللہ تعالی کی اطاعت وفرمانبرداري مراد ہے ، تو اس سے مراد یہ ہوئی کہ جس نے بھی اللہ تعالی کا چہرہ اور خوشنودي کے حصول کے لیے روزہ رکھا. دیکھیں فتح الباري ابن حجر (2840).

6– روزہ آگ سے ڈھال (یعنی.بچاؤ) ہے ، صحیحن میں ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث مروي ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(روزے ڈھال ہیں)

اور عثمان بن ابوعاص رضی اللہ تعالی عنہما سے مروي ہے وہ.بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

(روزے آگ سے اس طرح ڈھال (.بچاؤ) ہیں ،.جس طرح لڑائی میں تمہارے لیے ڈھال.بچاؤ ہوتی ہے) مسند احمد (22/4) سنن نسائی حدیث نمبر (2231) ، علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترغیب (967) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

7– روزے خطاؤں اور گناہوں کا کفارہ بنتے ہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث میں بیان ہوا ہے :

حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

"آدمی کا اس کے مال اور اولاد اور اھل وعیال اور پڑوسی میں فتنہ وآزمائش ہے ، اسے نماز ، روزہ ، صدقہ وخیرات اور امر بالمعروف اور نھی عن المنکر ختم کر دیتے ہیں اس کا کفارہ بنتے ہیں.
صحیح بخاري حدیث نمبر (525) صحیح مسلم حدیث نمبر (144).

8– روز قیامت روزے دار کے لیے روزہ شفارش کرے گا :

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنھما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

قیامت کے دن روزہ اور قرآن مجید بندے کی سفارش کرینگے ، روزہ کہے گا یارب میں نے اسے کھانے پینے اور شھوت سے روکے رکھا اس کے متعلق میري سفارش قبول کر، اور قرآن مجید کہے گا : میں نے رات کے وقت اسے سونے سے روکے رکھا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تو ان دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی.

مسند احمد (174/2) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترغیب (969) میں صحیح قرار دیا ہے.